علامہ مفتی سید محمد قلی کی تحقیق کے مطابق

ہندوستان کی پہلی مسند اجتہاد اور شیعوں کی پہلی نماز جماعت و جمعہ

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی

علامہ مفتی سید محمد قلی خان بہادر صاحب موسوی کنتوری (متولد ۵/ذیقعدہ دوشنبہ ۱۱۸۸ھ بمقام کنتور ضلع بارہ بنکی متوفی ۹/محرم ۱۲۶۰ھ بمقام لکھنؤ مدفون بہ حسینیۂ حضرت غفران مآبؒ۔ شاگرد رشید حضرت غفران مآبؒ) ابوالفضل ناصر الملۃ شمس العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید ناصر حسین موسوی کنتوری (متولد ۱۹/جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ مطابق اکتوبر ۱۸۶۷ء پنج شنبہ بمقام لکھنؤ متوفی یکم رجب ۱۳۶۱ھ پنج شنبہ بمقام لکھنؤ مدفون بہ احاطۂ مزار حضرت شہید ثالثؒ آگرہ) کے جد مجد اور رئیس المتکلمین آیۃ اللہ علامہ سید حامد حسین موسوی کنتوری صاحب عبقات الانوار (متولد ۵/محرم ۱۲۴۶ھ بمقام میرٹھ، متوفی ۱۸/صفر ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۵/۱/اکتوبر ۱۸۸۸ء مدفون بہ حسینیۂ حضرت غفران مآبؒ۔ ارشد تلامذۂ اعلم عالم آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید حسین نقوی قبلہ وکعبہ میرن صاحب علیین مکانؒ) کے والد ماجد تھے۔ مفتی صاحب ''آغاروحی'' صاحب کے والد ماجد مولانا سید محمد سعید موسوی عبقاتی طاب ثراہ کے پردادا تھے۔

علامہ مفتی سید محمد قلی خان بہادر صاحب نے فارسی زبان میں رسالہ ''احکام عدالت علویہ''، قضا وافتاء کے موضوع پر لکھا جس کے سنہ تصنیف کا پتا نہیں چلتا لیکن یہ ایک سو چوبیس (۱۲۴) صفحات (بڑے سائز کے) کی کتاب ۱۲۵۹ھ میں بحکم ابوالظفر ثریا جاہ سلطان عادل محمد امجد علی شاہ بادشاہ مطبع سلطانی سے شائع ہوئی ہے اور یہ کتاب صرف قاضیان کرام ومفتیان عظام کو دی گئی تھی اور ہر کتاب کی ابتدا اور اس کے اختتام پر امجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی مہر ثبت کی گئی تھی۔

اس کتاب کا تذکرہ لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی نے اپنی تصنیف سلسلۂ طبقات العلماء میں ''علامہ مفتی سید محمد قلی خاں'' نامی مضمون میں اس طرح کیا ہے کہ یہ مفتی صاحب کے ''منصب عدالت کے زمانے کی تصنیف ہے اس میں احکام قضا وافتاء اور شرائط قاضی ومفتی تحریر کئے ہیں۔'' مولانا عزیزؔ لکھنوی آیۃ اللہ ناصر الملۃ طاب ثراہ کے بڑے معتقد تھے بلکہ موصوف کے دربار کے شعراء میں بھی محسوب تھے۔ عزیزؔ مرحوم کا مفتی صاحب پر تصنیف کردہ مضمون خود مصنف کے عہد ادارت میں جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کے ماہنامہ ''الواعظ'' میں شائع ہوا ہے عزیزؔ مرحوم شاید شیر ہندوستان، کلیم اہلبیت، خطیب اعظم، سید الادباء، امیر الشعراء، ملک الناطقین، شمس الواعظین علامہ سید سبط حسن نقوی فاطرؔ جائسی (جو شاید مدرسۃ الواعظین کے پہلے پرنسپل ہیں) کی مدیریت کے بعد الواعظ کے دوسرے مدیر ہیں۔ (دونوں باتوں میں

تقریباً یقین کی منزل پر ہوتے ہوئے بھی ''شاید'' اس لئے لکھ دیا ہے کہ کئی تحقیقی کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان دونوں باتوں کے لئے کتابیں دیکھنے کا وقت بالکل نہیں ہے۔

عزیز مرحوم کے مضمون ''علامہ مفتی سید محمد قلی خان'' کی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بندہ نے ماہنامہ ''شعاع عمل'' کی جلد-۲ شمارہ-۹ مارچ ۲۰۰۶ء مطابق صفر ۱۴۲۷ھ میں شائع کیا ہے۔

ہندوستان کی پہلی نماز جماعت وجمعہ

علامۂ مفتی اپنی کتاب ''احکام عدالت علویہ'' میں صفحہ-۸ اور ۹ پر مقدمۂ کتاب میں رقم طراز ہیں: ''در بیان سبب تصنیف ایں رسالہ بدانکہ قبل ازیں سنیان ہندوستان برشیعیان طعن می کردند و می گفتند کہ در مذہب شیعہ نماز یومیہ بجماعت و نماز جمعہ گزاردہ نمی شود تا آنکہ جنت آرامگاہ نواب آصف الدولہ مرحوم بتاریخ سیزدہم ماہ رجب سنہ یک ہزار و دوصد ہجری (۱۲۰۰) نماز ظہر وعصر را باقتداء عالی جناب افاضت مآب افادت ایاب اعظم الافاخم وافخم الاعاظم اکرم الاماجد اقدس الاکارم افضل الحکمآء المتکلمین واکمل الفقہآء والمجتہدین قدوۃ المحققین اسوۃ المدققین عمدۃ العلمآء الراسخین زبدۃ الفضلآء الکاملین السید الاجل والسند الاکمل والمولی الاجمل والاولی الافضل الاتقی الاعدل الاورع الافقہ الاعمل الاصلح الابذل مروّج صلوٰۃ الجمعۃ والجماعات فی فرائض الطاعات جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول سیدنا ومخدومنا ومولانا ومقتدانا استاذنا جناب غفران مآب مولوی سید دلدار علی النصیرآبادی علیہ الرحمۃ والایادی من اللہ الہادی ادا فرمودند والحال می گویند کہ قاضی ومفتی شیعی مذہب نمی باشد بنابران این رسالہ در احکام قاضی ومفتی شیعی مذہب موافق طریقۂ اہل حق امامیۂ اثناعشریہ تصنیف نمودہ۔''

۱- ہندوستان کا پہلا مرجع تقلید اور پہلا مدرسۂ اجتہاد

علامۂ مفتی فقہ واجتہاد پر طویل بحث کرتے ہوئے فقہاء ومجتہدین کے بیانات اور فقہاء ومجتہدین کے صفات وشرائط پیش کرنے کے بعد صفحہ-۵۹، ۶۰، ۶۱ اور ۶۲ پر رقمطراز ہوتے ہیں کہ ''ازین بیان واضح شد بطلان قول کسانیکہ می گویند کہ حصول قدرت اجتہاد منحصر ومختص است بعلماء بلاد عرب وفارس ودر اقلیم ہندوستان مجتہد پیدا نمی شود وپس اجرائے فتاوی مذہب حق امامیہ اثناعشریہ در بلاد این اقلیم ممکن ودرست نباشد زیرا کہ دانستی کہ شرائط حصول قدرت اجتہاد امور مذکورہ است ومجموع آن امور را از اہل این بلاد اول کسے کہ تحصیل فرمود عالی جناب افاضت مآب افادت ایاب افضل الحکماء والمتکلمین واکمل الفقہاء والمجتہدین قدوۃ المحققین جامع المعقول والمنقول حاوی الفروغ والاصول سیدنا ومخدومنا ومولانا ومقتدانا واستاذنا جناب غفران مآبؒ بودہ وثبوت اجتہاد آن عالی جناب غفران مآبؒ بہ شہادات واجازات علماء محققین وفقہاء مدققین ومجتہدین مقدسین کربلاء معلی ونجف اشرف ومشہد مقدس علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام بہ وضوح پیوستہ ومجلدات خمسۂ کتاب مستطاب ''عماد الاسلام'' ومجلدات ثلاثہ ''شرح حدیقۃ المتقین'' وکتاب ''شہاب ثاقب'' و''اساس الاصول'' و''صوارم'' و''حسام'' و''رسالۂ جمعہ'' ودیگر رسائل عربیّہ وفارسیّہ شہادت نامۂ برحصول این قدرت درآن جناب مقدس دارند وآن عالی

جناب بعد تعلیم و تلقین مقدمات ستۂ مذکورہ از اصول و فروع دین و علوم عقلیہ و نقلیہ و فروع مسائل فقہیہ و دیگر مقدمات اجتہاد بولدِ امجد و خلف ارشد خود اعنی عالی جناب فضائل مآب جامع الکمالات مجمع الحسنات ملائک صفات مکرمت سمات فخرا الحکماء والمتکلمین شرف الفقہاء والمجتہدین قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین عمدۃ العلماء الراسخین اسوۃ الفضلاء الکاملین السید الاجل والسند الاکمل والمولیٰ الاجمل والاولیٰ الافضل الاتقیٰ الاعدل الاورع الاعقل الافقہ الاعمل الاصلح الابذل جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول المواظب علیٰ فرائض الطاعات والعبادات الراغب فی سنن الجمعۃ والجماعات عین اعیان الانسان وحید الدھر فرید الاوان مجتھد العصر والزمان المویدمن اللہ الصمد والمستمد من فضل ربہ الاحد مولانا الامجد المولوی السید محمد لازال کاسمہٖ الحمید محمد او محمودا اجازت مشتملہ براجازت علماء عراق عرب و فارس کہ آن جناب امارت مآب راحاصل شدہ بود برائے ایں عالی جناب تحریر فرمود و مصنفات آن عالی جناب فضائل مآب جامع الکمالات مجمع الحسنات ملائک صفات مکرمت سمات دلالۂ واضحہ برحصول قوت تامہ اجتہاد درآں جناب دارد بدانکہ درعراق عرب و فارس دربعض ازمان بظاہر حال مجتھد علی التحقیق مفقود بودہ''

علامۂ مفتی کے دونوں اقتباسات سے اتنا تو ثابت وواضح ہوگیا ہے کہ ۱۳؍رجب ۱۲۰۰ھ سے پہلے ہندوستان میں کہیں بھی شیعوں کی نماز جماعت قائم نہیں ہوئی اور اسی طرح ۲۷؍رجب ۱۲۰۰ھ سے پہلے ہندوستان میں کہیں بھی نماز جمعہ قائم نہیں تھی قیام نماز جمعہ و جماعت سے پہلے

مجدد الشریعہ محیی الملۃ مصلح اعظم ہند ماحی البدعات قاطع الصوفیۃ والاخباریۃ بحرالعلوم آیۃ اللہ العظمیٰ السید دلدار علی نقوی غفران مآبؒ، نے فقہ میں استدلالی کتاب ''رسالہ جمعہ'' تصنیف فرمائی اور جب حالات بھرپور سازگار ہوگئے تو آپ نے ۱۳؍رجب جمعہ کو لکھنؤ میں نماز ظہرین پڑھائی اور ۲۷؍رجب کو نماز جمعہ پڑھائی۔

''ورثۃ الانبیاء'' میں حکیم الامۃ علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد طاب ثراہ نے ''تذکرۃ العلماء'' و ''آئینۂ حق نما'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ ''اول نماز ظہرین بطریق شیعہ بجماعت درعہد کرامت مہد نواب آصف الدولہ بہادر روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب ۱۲۰۰ھ درقصر نواب حسن رضا خاں صاحب مرحوم منعقد شد و بتاریخ بست و ہفتم ہمیں ماہ کہ روز مبعث بود نماز جمعہ درلکھنؤ بجماعت منعقد شد بہرحال جناب غفران مآب مولانا طاب ثراہ درترویج دین مبین و مذہب ائمۂ معصومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین دقیقہ فرونگذاشتہ''

عہد حضرت غفران مآبؒ کی کتاب ''تاریخ عماد السعادت صفحہ۔۱۳۷ پر غلام علی بن اکمل خان، نواب حسن رضا خاں مرحوم اور غفران مآبؒ کے تذکرہ میں ترقیم فرماتے ہیں کہ ''بانیٔ جمعہ و جماعت دراثنا عشریان درلکھنؤ او بودہ است درہیچ شہرے ازشہرہائے ہندوستان نماز جمعہ و جماعت درمذہب امامیہ رائج نبود بلکہ کسے راگمان این ہم نبود کہ در ایران و بلاد عرب نماز جماعت دراثنا عشریان گزاردہ می شود''

مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی ''مطلع انوار'' میں لکھتے ہیں کہ ''مولانا دلدار علی نے نماز جمعہ، بدعتوں کے قلع وقمع اور درسِ اجتہاد کے قیام میں اولیت کا امتیاز حاصل کیا۔''

سلسلۂ طبقات العلماء میں لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ: ''سب سے پہلے نماز ظہرین روز جمعہ تیرہ رجب ۱۲۰۰ھ میں نواب حسن رضا خاں کے مکان پر ہوئی اور حضرت غفران مآبؒ نے اقتدا کی۔ ۲۷/رجب کو روز بعثت نماز جمعہ بجماعت ہوئی۔''

دوسری بات علامۂ مفتی کی تحریروں سے یہ معلوم ہوئی کہ حضرت غفران مآبؒ ہی ہندوستان کے پہلے مجتہد جامع الشرائط اور مرجع تقلید ہوئے اور پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے مسندِ اجتہاد آراستہ کر کے درسِ اجتہاد کا سلسلہ شروع کیا اور حضرت غفران مآبؒ نے سب سے پہلا جس ذات ستودہ صفات کو اجازۂ اجتہاد عطا فرمایا وہ موصوف کے فرزند ارجمند قبلہ وکعبہ اعلم عالم بحرالعلوم آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد نقوی رضوان مآب علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ جنھوں نے ہندوستان میں ایک عظیم تاریخی کارنامہ انجام دیا یعنی اودھ میں حکومت شرعیہ قائم فرمائی اور اسی حکومت کے مدّنظر مفتی علامہ نے ''احکام عدالت علویہ'' رسالہ تصنیف فرمایا۔

علامہ شاہ حسین میرزا اصفوی طوسی نوراللہ مرقدہ اپنے طویل منظومے میں راقم ہیں کہ:

''میر دلدار علی صفوہ اطیاب کرام
رکن ایماں بخدا بود عماد اسلام
عالم باعمل ومجتہد قدس نژاد
ہادئ مذہب حق نائب معصوم وامام
مجتہد پیش از وکس نشدہ بود بہ ہند
جمعہ ووعظ وجماعات باو یافت قوام
لکھنؤ مثل صفاہاں زفیوضش گردید
نہج اثنا عشری یافتہ زو رونق تام''

غفران مآب علیہ الرحمۃ کی صد سالہ یادگار پر علامہ سید غلام حسنین کنتوری رحمہ اللہ نے انھیں یوں یاد کیا ہے کہ: ''غفران مآبؒ نے دین کا چراغ تمام انڈیا کے گھر گھر میں روشن کر دیا اور ایسی روشنی جس کو آج تک ایک مہینہ کم سو برس گذرے روز وفات سے مرحوم غفران مآبؒ کی مگر آج بھی ہمارے ملک میں ایک ہزار سے زیادہ علماء دین موجود ہیں (کثر اللہ امثالہم) یہ انھیں کی ذات کا فیض ہے۔''

یقیناً اس مجدد کبیر اور مصلح عظیم اور اس کی نسل پاک کے فقہاء وعلماء کے احسانات سے ہندوستان کا کوئی شیعہ سر نہیں اٹھا سکتا ہے جنھوں نے اپنے مدرسۂ علوم واجتہاد سے ہزاروں اشخاص کو دولت علوم سے مالا مال کر کے کل کے طویل وعریض ہندوستان میں نشر علوم محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے بکھیر دیئے۔ آج ہندوستان میں مذہب وعزاداری کا جو بھی ڈھانچہ ہے وہ حضرت غفران مآبؒ اور ان کی اولاد پاک ہی کا ترتیب وترویج دادہ ہے۔

خطیب اکبر لسان الشعراء مولانا سید اولاد حسین نقوی شاعرؔ اجتہادی فرماتے ہیں کہ:

ڈیڑھ سو سال سے یکساں ثمر افشاں ہے یہ باغ
بزم وساقی تو بدلتے رہے بدلا نہ ایاغ
نہ دبے اپنے پرایوں سے کبھی اپنے دماغ
روشنی لیتے رہے میرے چراغوں سے چراغ
یہ بھی کہہ دوں کہ شرف میرا رہے گا کب تک
آئے آواز ''بلافصل'' اذاں میں جب تک

